اشاریہ

ششماہی

التفسیر کراچی

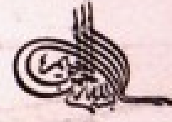
علمی، فکری و تحقیقی مجلّہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج شہید (تمغہ امتیاز) کی زیر ادارت شائع ہونے والے علمی، فکری و تحقیقی جریدے کے ۲۳ شماروں کا مکمل اشاریہ

مرتب

ڈاکٹر محمد سہیل شفیق

مجلس التفسیر کراچی



اشاریہ

ششماہی التفسیر، کراچی

[پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج شہید (تمغۂ امتیاز) کی زیر ادارت شائع
ہونے والے علمی، فکری و تحقیقی جریدے کے ۲۳ شماروں کا مکمل اشاریہ]

مرتب
ڈاکٹر محمد سہیل شفیق

مجلس التفسیر، کراچی

ضابطہ

نام کتاب : اشاریہ ششماہی التفسیر، کراچی

مرتب : ڈاکٹر محمد سہیل شفیق

Cell No. 03002268075]

[E-mail: sascom7@yahoo.com

باراول : ذی قعد ۱۴۳۶ھ/ ستمبر ۲۰۱۵ء

صفحات : ۶۴

قیمت : ۱۰۰ روپے

ناشر : مجلس التفسیر، کراچی

بی۔۳، اسٹاف ٹاؤن، جامعہ کراچی، کراچی۔

Cell No. 03312637993

03102861289

E-mail: msshafiq@uok.edu.pk

انتساب

عزیزانِ من

ڈاکٹر داوٗد عثمانی

ڈاکٹر محمد طاہر قریشی

اور

ڈاکٹر شاکر حسین خان

کے نام

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ [۹/۷۱]

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔

سہیل

فہرس

معروضات

اشاریہ سازی کا لفظ سنتے ہی بعض طبائع پر اس کے بوجھل اور خشک کام ہونے کا تصور ابھرتا ہے۔ اس لیے کہ یہ سہل پسند طبائع کے بس کی بات نہیں۔ یہ مہم جوئی ایک دقیق، نکتہ رس ذہن اور خورد بین نگاہ کی طلب گار ہے۔ ڈاکٹر محمد سہیل شفیق کو اللہ تعالیٰ نے یہ دشوار پسند طبیعت اور ذوقِ خارا شگافی وافر مقدار میں عطا کیا ہے۔ وہ بڑے سے بڑا کام کر کے بزبانِ حال اعلان کر رہے ہیں:

سخت مشکل ہے کہ یہ کام بھی آساں نکلا

میرے محدود مطالعے کے مطابق وہ گزشتہ ربع صدی کے سب سے بڑے اشاریہ ساز ہیں۔ یہ دعویٰ میں ان کے کام کے حجم کے حوالے سے کر رہا ہوں۔ ورنہ موضوعاتی اشاریے، یعنی تفسیری اشاریے اور موضوعاتِ سیرت کے اشاریے، اس عہد میں نمایاں طور پر طبع ہوئے اور منظر عام پر آئے۔ جب میں حجم کی بات کرتا ہوں تو میرے پیشِ نظر ڈاکٹر صاحب کا ماہنامہ 'معارف' اعظم گڑھ کا اشاریہ ہے۔ جو ایک صدی کے اہلِ علم کی کاوشوں کا احاطہ ہے۔ یہ ایسا منفرد کام ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔ 'وفیاتِ معارف' (اعظم گڑھ) یہ بھی ایک ضخیم علمی کاوش ہے۔ رسالت مآب ﷺ سے خصوصی محبت و لگاؤ کے پیشِ نظر 'اشاریہ نعت رنگ' (کراچی) اور 'اشاریہ جہانِ حمد' (کراچی) اس سے ماسوا ہیں۔

پیشِ نظر اشاریہ، ڈاکٹر صاحب کے استادِ محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج ؒ کے علمی و تحقیقی مجلے شش ماہی 'التفسیر' کے ۲۳ شماروں کا مکمل اشاریہ ہے۔ یہ اشاریہ ڈاکٹر صاحب کے مذکورہ اشاریوں کے مقابلے میں مختصر ترین ہے۔ لیکن ۲۳ شماروں کے عنوانات کا مکمل احاطہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر شکیل اوج ؒ نے اپنی علمی و فکری زندگی کا سفر تیزی سے مکمل کیا اور موجودہ عالم گیریت کے تحت سمٹتی ہوئی دنیا کے ہوش ربا مسائل کا انتہائی جرأت و بے باکی سے ادراک کیا اور پھر اپنی خداداد مجتہدانہ صلاحیت کو

بروئے کار لاتے ہوئے نہ صرف ان مسائل کا تجزیہ و تحلیل کرتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کیا بلکہ اس رائے سے اختلاف کرنے کی دلائل کی بنیاد پر مکالمے کی دعوت بھی دی۔ مگر معاشرہ ان کی اس فکری و اجتہادی کاوشوں کی تاب نہ لاسکا۔ نتیجے میں انھوں نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کردی۔

ڈاکٹر سہیل شفیق صاحب نے شش ماہی ''التفسیر'' کا اشاریہ مرتب کرکے ڈاکٹر شکیل اوج ؒ کی خدمات کو ایک یادگار دستاویز کے طور پر محفوظ کردیا ہے۔ یہ ان کی خدمات کا بجا طور پر اعتراف ہے۔

کیا ہی اچھا ہو کہ ڈاکٹر سہیل شفیق کے تمام اشاریوں کا ایک سوفٹ ویر تیار ہوجائے تاکہ آئندہ لکھنے والوں کو موضوعاتی مطالعہ کی سہولت حاصل ہوجائے۔ یہ موضوعاتی مطالعہ، موضوع اور زمان دونوں کو محیط ہوسکتا ہے۔ ڈاکٹر سہیل کی محنت و لگن کو دیکھتے ہوئے مجھے واثق امید ہے کہ یہ خواب جلد پورا ہوجائے گا۔ ان شاء اللہ

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق
سابق صدر شعبۂ عربی
جامعہ کراچی۔ کراچی

۱۸/اگست ۲۰۱۵ء

لکھتے رہے جنوں کی حکایاتِ خونچکاں.....

ایک ایسے معاشرے میں جہاں مکالمے کے بجائے مناظرے کو ترجیح دی جاتی ہے، جہاں حقیقت کے بجائے خرافات کو پسند کیا جاتا ہے، جہاں علمی سرقے میں ملوث اور جعلی اسناد کے حامل بلند مناصب پر فائز ہوتے ہیں، جہاں میرٹ کو رسوا اور عدل و انصاف کو قدموں تلے روندیا جاتا ہے، وہاں پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج نے سرِ راہ تحقیق و جستجو اور علم و آگہی کے چراغ روشن کر کے ہواؤں کو الجھن میں ڈال رکھا تھا۔ جس کی پاداش میں وہ ۱۸/ ستمبر ۲۰۱۴ء کو شہادت سے سرفراز ہوئے۔

ڈاکٹر اوج کا قتل محض ایک فرد کا قتل نہیں تھا۔ یہ علم و دانش، تحقیق و جستجو، اصول پسندی، دیانت داری، میرٹ کی پاسداری اور محنت کی عظمت کا قتل تھا۔ ان کا جرم یہ تھا کہ انھوں نے اپنے اصولوں پر کبھی سمجھوتا کیا اور نہ ہی نااہل اور بددیانت لوگوں کے سامنے سرِ تسلیم خم کیا تھا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج کی عصرِ حاضر کے علمی و فکری اور معاشی و معاشرتی تقاضوں پر گہری نگاہ تھی اور وہ روایت و درایت کے اصولوں سے بھی بخوبی واقف تھے۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کے جملہ مسائل قرآن مجید سے دوری کے سبب پیدا ہوئے ہیں اور یہ دوری قرآن خوانی کی نہیں، قرآن فہمی کی ہے۔ جس کے بغیر تکمیلِ ذات اور تعمیر انسانیت ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی فکر کو بیان کرنے میں ہچکچاتے تھے نہ کسی سے خوف کھاتے تھے۔ اپنی علمی بصیرت کے مطابق جو حق جانتے تھے اسے بلا خوفِ لومۃ لائم بیان کرتے تھے:

چاہے کوئی رسوا کرے ہم کو یا نیک نام
ہم تو کسی بھی بات کی پروا نہیں کرتے

(ڈاکٹر شکیل اوج)

ڈاکٹر شکیل اوج کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ وہ علمی معاملات میں اختلاف، دلائل کی بنیاد پر اور شائستگی کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ راقم کو بھی بعض مسائل میں آپ سے جزوی اور بعض معاملات میں کلی اختلاف رہا لیکن آپ شفقت فرماتے رہے۔ کبھی اپنی رائے مسلط کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ہمیشہ مخالف نقطۂ نظر کو ایک اچھے سامع کی طرح تحمل سے سنتے، شائستگی سے اختلاف کرتے اور شرح و بسط کے ساتھ اپنے موقف کو بیان کرتے لیکن اپنی رائے کو تسلیم کرنے پر اصرار نہ کرتے بلکہ تنقید کو پسند کرتے اور وسعتِ قلبی اور خندہ پیشانی سے اسے قبول کرتے۔

ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی کے الفاظ میں ''تحقیق کی ایک بڑی خوبی یہ ہوتی ہے کہ اس کے سارے نتائج سے سب کو اتفاق نہیں ہوتا اور اسی سے تحقیق کا عمل مزید آگے بڑھتا ہے اس لیے یہ کہنا کہ اس کے تمام مندرجات سے اتفاق ضروری نہیں، تحصیلِ حاصل ہے''۔

ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج ابن عبدالحمید خان یکم جنوری ۱۹۶۰ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۸۶ء میں علوم اسلامی (فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن) میں اور ۱۹۹۰ء میں صحافت میں ایم۔اے۔ کی سند حاصل کی۔ ۲۰۰۰ء میں علومِ اسلامی میں ''قرآن مجید کے آٹھ منتخب تراجم کا تقابلی مطالعہ'' کے موضوع پر پی ایچ۔ڈی۔ کیا۔ ۲۰۱۴ء میں ڈی۔لٹ کی سند حاصل کی۔ آپ کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ آپ علومِ اسلامی میں ڈی۔لٹ کی سند حاصل کرنے والے صوبۂ سندھ کے پہلے، پاکستان کے دوسرے اور برِعظیم پاک و ہند کے تیسرے فرد تھے۔

آپ نے ۱۹۸۷ء سے ۱۹۹۵ء تک وفاقی گورنمنٹ اردو کالج (حالیہ وفاقی اردو یونیورسٹی) میں اور ۱۹۹۵ء سے تادمِ آخر جامعہ کراچی میں تدریسی و تحقیقی خدمات انجام دیں۔ آپ کے زیرِ نگرانی ۱۶ طلباء نے پی ایچ۔ڈی۔ اور ایک طالب علم نے ایم۔فل مکمل کیا جبکہ ۲۱ طلباء آپ کے زیرِ نگرانی ایم۔فل اور پی ایچ۔ڈی۔ کی اسناد کے حصول کے لیے اپنے اپنے تحقیقی کاموں میں مصروفِ عمل تھے۔ آپ کئی اعلیٰ تعلیمی و تحقیقی اداروں اور رسائل و جرائد سے بھی وابستہ اور بہت فعّال تھے۔ الغرض اپنی مختصر زندگی میں ہمہ دم متحرک اور مصروفِ عمل رہے۔ بے شمار اعزازات و انعامات حاصل کیے۔ متعدد تعلیمی اداروں (بشمول جامعات، دارالعلوم و دینی مدارس) میں توسیعی لیکچرز دیے۔ لاتعداد ٹی۔وی

پروگراموں میں بحیثیت دینی علوم کے ماہر کے شرکت کی۔ بحیثیت مشیر امورِ طلباء، سیکریٹری مسجد کمیٹی، ممبر اعلیٰ اختیاراتی کمیشن، ممبر اسٹاف کلب کمیٹی، ڈائریکٹر مسندِ سیرت، صدر شعبۂ قرآن وسنہ، صدر شعبۂ علومِ اسلامی، رئیس کلیہ علومِ اسلامی، جامعہ کراچی اور بحیثیت ممبر سینیٹ، وفاقی اردو یونیورسٹی بھی اپنی ذمہ داریاں انجام دیں۔ آپ کے ۸۶ تحقیقی مقالات، ۱۵ کتابیں اور ۳۷ مضامین شائع ہوئے۔ ۴ بین الاقوامی کانفرنسوں اور ۴۳ قومی کانفرنسوں، سیمناروں اور ورکشاپوں میں شرکت کی اور مقالات پیش کیے۔ علمی وتحقیقی خدمات کے اعتراف میں ۱۴/اگست ۲۰۱۴ء کو حکومتِ پاکستان نے تمغۂ امتیاز دینے کا اعلان کیا جسے بعد از شہادت ۲۳/ مارچ ۲۰۱۵ء کو آپ کے فرزند اکبر ڈاکٹر محمد حسان خان اوج نے وصول کیا۔

قرآن کریم کے تراجم، تفاسیر، احادیث، فقہ اور سیرت طیبہ ﷺ، ڈاکٹر شکیل اوج کی دلچسپی کے خاص موضوعات تھے۔ مختلف تفاسیر قرآن، جدید فقہی مسائل، معاشرتی و سماجی امور و معاملات پر متعدد تحقیقی مقالات لکھے جو ملکی و بین الاقوامی علمی وتحقیقی رسائل وجرائد میں شائع ہوئے۔

قرآن اور صاحبِ قرآن ﷺ کی محبت، آپ کی زندگی کا جزوِ لاینفک تھی۔ آپ کے موضوعاتِ تحقیق میں ہمیشہ انھی دو عنوانات کو اوّلیت اور ترجیح حاصل رہی۔ آپ نے اپنی فکر کی اساس قرآن کریم پر رکھی۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایک علمی وفکری جریدے کے شائع کرنے کا خیال آیا تو قرآنِ کریم کے تعلق سے اس کا نام التفسیر منتخب کیا۔ جنوری ۲۰۰۵ء میں سہ ماہی التفسیر کا پہلا شمارہ منصۂ شہود پر آیا۔ التفسیر کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر شکیل اوج لکھتے ہیں:

> ”ہم نے اس مجلّے کا نام التفسیر منتخب کیا ہے جو بالعموم قرآن مجید کی نسبت سے بولا اور سمجھا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ ہم نے تفسیر کے بجائے التفسیر رکھا ہے۔ یعنی الف لام تعریفی داخل کرکے نکرہ کو معرفہ بنایا ہے۔
>
> اس نام کے انتخاب کی ایک وجہ تو یہ کہ ہم نے اپنی فکر کا مرکز ومحور قرآن اور صاحبِ قرآن کو بنایا ہے۔ قرآن اور صاحبِ قرآن دونوں لازم وملزوم ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کی ذاتِ والا صفات، قرآن کی مجسم تفسیر ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ لفظ تفسیر اپنے لغوی معنی و

مفہوم میں کسی بھی امر کے واضح کرنے، کھولنے اور منکشف کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ گویا ہر دو اعتبار سے یہ نام 'کہ آپ اپنا تعارف ہوا بہار کی ہے' کا مصداق ہے۔

... ہمارا مقصد قرآن وسنت کی روشنی میں، عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق، فکر ونظر کی تطہیر ہے۔ جس کے بغیر کوئی بھی عمل، مثبت ردِّ عمل کا محرک نہیں بنتا اور معاشرے میں کوئی مفید تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔''

ایک اور موقعے پر لکھتے ہیں:

''اس مجلّہ کا مقصد ملت کے نوجوانوں کو قرآن مجید اور سنت نبوی ﷺ کی طرف واپس لانا ہے، ان کے زاویہ فکر ونظر کو ٹھیک کرنا ہے، انھیں علمی منہاج مہیا کرنا ہے، انھیں تحقیق وتدقیق کی راہوں پر ڈالنا ہے تاکہ وہ غیر ضروری مسائل میں نہ الجھیں، فروعات سے بچیں، فکر وعمل میں وحدت اور قرآن وسنت کی مرکزیت پیدا کریں، جدید علوم وفنون سے آراستہ ہوں، اقصائے عالم پر اپنے 'خیر امت' ہونے کی شہادت دیں۔''

(جنوری۔ مارچ ۲۰۰۶ء، ص۲)

التفسیر کا پہلا ہی شمارہ علمی حلقوں میں مقبول ہوا۔ دار المصنفین اعظم گڑھ (انڈیا) سے شائع ہونے والے ممتاز ومعروف علمی جریدے ماہنامہ 'معارف' نے اپنے شذرات میں اس کی بھرپور پذیرائی ان الفاظ میں کی:

''جامعہ کراچی کی مجلس التفسیر نے ایک مفید سہ ماہی، دینی، علمی اور تحقیقی رسالہ التفسیر نکالا ہے۔ اس کا ابھی پہلا شمارہ طبع ہوا ہے۔ جب یہ اپنے آغاز میں ہی اتنا ہونہار ہے تو آیندہ اس سے جو بھی توقع کی جائے وہ بے جا نہیں ہوگی۔.... ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اس کی درازی عمر کے لیے دعا کرتے ہیں۔''

ہفت روزہ تکبیر (کراچی) نے التفسیر کے تیسرے شمارے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:

''التفسیر کے ذریعے کئی اہم اور قابل ذکر موضوعات پر علمی بحث کا آغاز ہو سکے گا اور فکری وتحقیقی لحاظ سے اس بحث کے نتیجے میں قدیم وجدید تصورات کے موازنے کے بعد جو تحقیق سامنے آئے گی وہ کئی حوالوں سے اہم ہوگی امید کی جاسکتی ہے کہ یہ تحقیقی

رسالہ اپنا معیار اور اسلوب برقرار رکھتے ہوئے متلاشیان علم وتحقیق کی پیاس بجھاتا رہے گا اور فکری اعتبار سے معاشرتی جمود کے خاتمے کا سبب بنے گا۔'' (۱۵۔۲۱ ستمبر ۲۰۰۵ء)

پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج، التفسیر کے مدیرِ اعلیٰ، علامہ محمد اعظیم سعیدی صاحب مدیر، راقم الحروف مدیرِ انتظامی اور معاونین میں ڈاکٹر محبوب افضل جاوید، کرنل محمد اعظم، سید آغا گل قادری اور ڈاکٹر شکیل اوج کے شاگردِ عزیز، ڈاکٹر شاکر حسین خان شامل تھے۔ مختلف النوع مشکلات اور ناکافی وسائل کے باوجود ۱۲۸ صفحات پر مشتمل یہ مجلّہ مذکورہ بالا چند افراد کی ٹیم کے ساتھ، شکیل اوج صاحب کی زیرِ ادارت اپنا سفر طے کرتا رہا اور اپنے علمی، فکری و تحقیقی افکار کے ذریعے معاشرے کے ارتقا میں اپنا کردار ادا کرتا رہا۔

اپریل۔ستمبر ۲۰۱۲ء میں التفسیر کا خصوصی شمارہ (۱۸۔۱۹) شائع ہوا، جسے شخصیات نمبر سے موسوم کیا گیا۔ ۶۰۸ صفحات پر محیط اس خصوصی اشاعت میں ۲۵ شخصیات پر ۲۶ علمی و تحقیقی مقالات شائع ہوئے۔

تحقیق وجستجو اور جرأت اظہار شکیل اوج کا خاصہ تھا۔ فرقہ واریت پھیلانے والوں اور نام نہاد مسلک پرستوں کی مخالفت کو کبھی خاطر میں نہ لاتے تھے۔ بلکہ ایسے لوگوں کے خلاف ہمیشہ قلمی جہاد کرتے رہے۔ التفسیر کے شمارہ ۷ (جولائی۔ستمبر ۲۰۰۶ء) میں فرقہ واریت کے بنیادی اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''فرقہ وارانہ اور متعصبانہ ذہنیت کے اسباب متعدد ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے خیال میں دو اسباب بنیادی نوعیت کے ہیں:

سببِ اول: اپنی کم علمی اور جہالت کو چھپانے کے لیے مسلک اور نظریے کی آڑ لے لی جاتی ہے اور اس طرح اپنی علمی بے مائیگی اور مطالعہ و تحقیق کی کمی کو مسلک و نظریے کے پردے میں چھپا لیا جاتا ہے۔

سببِ دوم: اپنی بے عملی یا بدعملی کو چھپانے کے لیے مسلک کا نام استعمال کیا جاتا ہے۔ یوں بے عملوں اور بدکرداروں کو مسلک وعقیدہ کی آڑ میں تمام زندگی کھل کھیلنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔

ہمارے خیال میں یہی دو بنیادی عوامل ہیں، جن کی بنا پر مسلک وعقیدہ اور مذہب و نظریے کا نام استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس ایک علمی، فکری اور تحقیقی رویہ بھی ہے۔ جو کسی بھی مسلک و مذہب اور عقیدہ و نظریہ کے ماننے والوں کا ہوتا ہے۔ یہ لوگ خواہ کسی مسلک و مذہب کے ہوں، علم وفکر اور تحقیق کو اپنا شعار بناتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ رویہ اپنانے والے لوگ عالم وفاضل ہوتے ہیں اور اپنے علم وفضل سے مخلص بھی۔ اس لیے تمام زندگی جادۂ تحقیق پر گامزن رہتے ہیں۔ (ص۲)

تحقیق و تدقیق جہاں علمی دنیا کے انکشافات کا نام ہے۔ وہیں دنیائے علم و دانش کی آبرو بھی ہے۔ روایت و درایت، دونوں ہی طریقے امت میں شروع سے رائج ہیں۔ اسلاف نے اپنے اخلاف کو روایت بھی دی اور درایت بھی۔ مگر کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ یہ دونوں ''اصول'' کسی نئی اصطلاح کے ساتھ ایک دوسرے کے مدمقابل کھڑے کردیے گئے ہیں اور ان ہر دو طریق کے حاملین نے ایک دوسرے پر سبّ وشتم بھی کیا ہے۔ یہ وہ المیہ بلکہ تاریخی المیہ ہے کہ جس نے مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ التفسیر کے شمارہ۲۰ (اکتوبر۔دسمبر۲۰۱۲ء) کے اداریے میں اپنے اس کرب کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اسلامی علوم کی ترقی، تحقیق و تدقیق کی مرہونِ منت ہے۔ ہر دور کے علوم حالیہ کو پروان چڑھانے اور علومِ مستقبلیہ کو روشناس کرانے کا سہرا محققین کے سر جاتا ہے۔ وہ معاشرہ خوش نصیب ہوتا ہے جہاں محققین پیدا ہوتے ہیں اور وہ قوم حرماں نصیب ہوتی ہے جہاں محققین کی ناقدری بلکہ ان کی تضحیک و تکفیر کو ''سماجی قدر'' بنادیا جاتا ہے (الّا ماشاء اللہ)۔ افسوس کہ میں خود ایسے ہی سماج کا باسی ہوں اور درایت پسندی کے سبب نشانۂ ملامت اور ہدفِ تنقید بنتا رہتا ہوں اور بارِ تہمت الگ اٹھاتا ہوں۔ اس سے آپ میرے سماج کا بانجھ پن اور میرے عقلی کرب کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ رئیس امروہوی نے کیا خوب کہا ہے:

شاید اسے عشق بھی نہ سمجھے
جس کرب میں عقل مبتلا ہے

مگر اس سب کے باوجود میں مایوس نہیں ہوں۔ میری رجائیت مجھے یاسیت سے روکتی ہے۔ بطور پروفیسر و محقق میں نئی نسل کو بتاتا رہتا ہوں کہ مسلمانوں میں تحقیق و انفراد اور خصوص و امتیاز کے پہلو سے کیا کیا کام ہوا ہے۔ اور وہی کام ان کی شناخت بنا ہے۔ معلوم رہے کہ روایت پسند اور درایت پسند دونوں ہی ملّتِ اسلامیہ کا اٹوٹ انگ ہیں۔ بلکہ ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم کا درجہ رکھتے ہیں اور یہ دونوں طبقے ہمارے معاشرے کی یکساں ضرورت ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار دراصل دوسرے کا انکار ہے اس لیے دونوں طبقوں کو چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کو دل سے تسلیم کریں اور امتِ مسلمہ کے مفاد کو ہمیشہ مقدم رکھیں اسی میں ہم سب کی بقا ہے۔''

۲۰۰۵ء میں التفسیر، ''بے سروسامانی'' کے عالم میں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوا تھا۔ سات سال کے طویل سفر کے بعد ۲۰۱۲ء میں وہ ''باسروسامان'' ہوگیا یعنی ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد سے منظور ہوگیا۔ اور اسی منزل سے اس کا دورانیہ سہ ماہی سے بڑھا کر ششماہی کردیا گیا (ہائر ایجوکیشن کی ہدایت کے مطابق) اور ساتھ ہی اس کی ضخامت میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔

التفسیر کا اگلا شمارہ (شمارہ ۲۱، جنوری تا جون ۲۰۱۳ء) ''تفردات نمبر'' کے طور پر شائع ہوا، اور ملّتِ اسلامیہ کی ۲۰ ممتاز دینی و فکری شخصیات کے بعض تفردات، اجتہادات، امتیازات، اوّلیات اور مختارات کا بحسن و خوبی احاطہ کرنے کی سعی کی گئی۔ التفسیر کا یہ ایک منفرد نمبر تھا جسے بہت زیادہ پذیرائی حاصل ہوئی۔ ''تفردات نمبر'' شائع کرنے کا کیوں خیال آیا؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر شکیل اوج لکھتے ہیں:

''راقم کا احساس یہ ہے کہ معاشرے میں پھیلے روایتی جمود نے ملّتِ اسلامیہ سے فکری و اجتہادی تحرّک کو سلب کرلیا ہے۔ مادّہ پرستی کی چکا چوند اور اس میں بڑھ جانے کی آرزو نے مسلمانوں کو دینی و اخلاقی اقدار سے اک گونہ بے تعلق بھی کردیا ہے۔ مذہبی لبادے میں غیر مذہبیت اب اتنی عام ہوگئی ہے جتنی ڈگری یافتہ لوگوں میں بے علمی اور لاادری۔ .... جس کا ازالہ میرے نزدیک قرآنی تفہیم کی روشنی میں تفردات کے سوا کچھ نہیں۔ اس لیے میں نے تفردات نمبر پیش کرنے کی جرأت کی ہے۔ اسے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ

اجتہادی تحرک ہمیشہ سے مسلمانوں کی میراث رہا ہے۔

.... تفرد یا اجتہاد بلا دلیل نہیں ہوتا اور نہ ہی محدود مطالعے کے زور پر پیدا ہوتا ہے۔ اسے اختیار کرنے یا پیش کرنے کے لیے ذخیرۂ قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ ذخیرۂ فقہ و تاریخ اور دیگر علوم سے تمسک و استفادہ بھی لازمی ہے۔ اور جرأتِ اظہار اس پر مستزاد ہے۔

سلسلہ ایک ہے ہم عشق کے دیوانوں کا
تیری زلفوں سے چلے دار و رسن تک پہنچے

تفردات و اجتہادات اسی انداز میں آگے بڑھے ہیں۔ میں نے تفردات نمبر میں، مسلمانوں کو ان کی اسی علمی میراث کی کچھ جھلکیاں دکھائی ہیں۔ یہ سعی دراصل انہیں فکری جمود سے باہر نکالنے کی ایک تدبیر ہے۔'' (ص ۶۔۷)

التفسیر کے ۲۳ویں شمارے میں جو کہ ڈاکٹر شکیل اوج کی زیرِ ادارت شائع ہونے والا آخری شمارہ تھا۔ پاک و ہند کے ۱۹ مفسرین اور ان کی تفسیرات پر خصوصی نمبر شائع کیا۔ اس خصوصی اشاعت میں کم و بیش دو سو سال کے دوران ہونے والے قرآن مجید پر بہت سے تحریری کاموں میں سے بعض کاموں پر مقالات یکجا کیے گئے۔ اس کے اداریے میں ڈاکٹر صاحب نے لکھا کہ اگر اس مجموعے میں بعض دیگر علماء اور مفسرین پر بھی مقالات ہوتے تو یہ مجموعہ یقیناً زیادہ وقیع اور جامع ہوتا۔ ساتھ ہی کئی ایسے ناموں کی فہرست بھی دیتے ہوئے انھوں نے لکھا:

''اوپر جو میں نے ایک مختصر سی فہرست دی ہے اس میں عقائد و نظریات کے پہلو سے اکثر ایک دوسرے سے اختلافات رکھتے ہیں۔ ان کے زمان و مکان میں بھی اختلاف ہے۔ گو ان میں بعض ہمعصر بھی ہیں۔ مگر نقطۂ نظر کے فرق کے سبب وہ سب اپنا جداگانہ مقام رکھتے ہیں۔ میں ان تمام ہی حضرات کے تفسیری و تفہیمی کام کو ملّتِ اسلامیہ کا مشترک علمی سرمایہ سمجھتا ہوں۔ مسلمانوں کو اس علمی خزانے سے بغیر کسی تعصب کے استفادہ کرنا چاہیے کہ تقابلی مطالعہ کے سبب ہی بسا اوقات قرآن فہمی کا جذبہ بیدار ہوتا ہے اور مسلسل مطالعہ اور غور و فکر سے لوگوں کی سوچ میں وسعت اور فکر میں رواداری پیدا

ہوتی ہے۔

میں نے اس خصوصی اشاعت میں جو بزمِ مفسرین سجائی ہے۔اس کا مقصد بھی یہی ہے کیونکہ شروع شروع میں مفسرین کی تفسیرات ہی قرآن فہمی کا وسیلہ بنتی ہیں اور یوں صاحبانِ ذوق براہِ راست کلامِ الٰہی سے جڑ جاتے ہیں اور میں چاہتا بھی یہی ہوں کہ لوگ کلامِ الٰہی سے وابستہ ہو جائیں اور میرا مقصد اس کے سوا کچھ بھی نہیں۔ میں ملّتِ اسلامیہ کو جسدِ واحد کی طرح دیکھنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے امّہ کا مستقبل اسی صورت میں ممکن نظر آتا ہے۔" (ص ۸)

راقم الحروف کو التفسیر کے اوّلین شمارے سے ہی اس کے مدیرِ انتظامی کی حیثیت سے خدمت انجام دینے کا موقع ملا۔ علاوہ ازیں رکن مجلسِ مساعدت اور رکن قومی مجلسِ مشاورت کی حیثیت بھی حاصل رہی۔ رابطہٗ کار کی ذمہ داری بھی راقم کے فرائض منصبی میں شامل تھی۔ رسالے میں شروع سے دو رابطہ نمبر اور دو ای میل پتے شائع ہوتے رہے جن میں سے ایک ڈاکٹر شکیل اوج صاحب کا ہوتا تھا اور دوسرا راقم الحروف کا۔ دسمبر ۲۰۰۷ء میں ۱۲ شماروں کی اشاعت مکمل ہونے پر ڈاکٹر شکیل اوج صاحب نے راقم سے التفسیر کا اشاریہ تیار کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس طرح التفسیر کا پہلا اشاریہ اس مجلّے کے تیرھویں شمارے (جنوری۔مارچ ۲۰۰۸ء، ص ۸۷۔۱۰۴) میں اشاعت پذیر ہوا۔

پیشِ نظر اشاریہ، ڈاکٹر محمد شکیل اوج کی زیرِ ادارت شائع ہونے والے ۲۳ شماروں کا مکمل اشاریہ ہے جو کہ مجلس التفسیر کی جانب سے ڈاکٹر محمد شکیل اوج کی پہلی برسی کے موقعے پر اس عزم کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے کہ فکر و آگہی اور علم و دانش کے جو چراغ وہ اپنے لہو سے روشن کر گئے ہیں ان کی روشنی کو بجھنے نہیں دیا جائے گا۔

ڈاکٹر محمد سہیل شفیق

شعبۂ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی، کراچی

التفسیر ایک نظر میں

نمبر شمار	تاریخ اشاعت	جلد نمبر، شمارہ نمبر	کل صفحات
۱	جنوری۔ مارچ ۲۰۰۵ء	ج۱، ش۱	۱۲۸
۲	اپریل۔ جون ۲۰۰۵ء	ج۱، ش۲	۱۲۸
۳	جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۵ء	ج۱، ش۳	۱۲۸
۴	اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۵ء	ج۱، ش۴	۱۲۸
۵	جنوری۔ مارچ ۲۰۰۶ء	ج۲، ش۱	۱۲۸
۶	اپریل۔ جون ۲۰۰۶ء	ج۲، ش۲	۱۲۸
۷	جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۶ء	ج۲، ش۳	۱۲۸
۸	اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۶ء	ج۲، ش۸	۱۲۸
۹	جنوری۔ مارچ ۲۰۰۷ء	ج۳، ش۹	۱۲۸
۱۰	اپریل۔ جون ۲۰۰۷ء	ج۳، ش۱۰	۱۲۸
۱۱	جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۷ء	ج۳، ش۱۱	۱۲۸
۱۲	اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۷ء	ج۳، ش۱۲	۱۲۸
۱۳	جنوری۔ مارچ ۲۰۰۸ء	ج۴، ش۱۳	۱۲۸

۱۴	اپریل۔ جون ۲۰۰۸ء	ج۸،ش۱۴	۱۲۸
۱۵	جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۸ء	ج۵،ش۱۵	۱۲۸
۱۶	اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۱۱ء	ج۵،ش۱۶	۱۲۸
۱۷	جنوری۔ مارچ ۲۰۱۲ء	ج۶،ش۱۷	۱۲۸
۱۸	اپریل۔ ستمبر ۲۰۱۲ء [شخصیات نمبر]	ج۶،ش۱۸۔۱۹	۶۰۸
۱۹	اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۱۲ء	ج۶،ش۲۰	۱۶۰
۲۰	جنوری۔ جون ۲۰۱۳ء [تفردات نمبر]	ج۷،ش۲۱	۳۲۸
۲۱	جولائی۔ دسمبر ۲۰۱۳ء	ج۷،ش۲۲	۳۴۴
۲۲	جنوری۔ جون ۲۰۱۴ء [برصغیر کے مفسرین اور ان کی تفاسیر نمبر]	ج۸،ش۲۳	۴۶۸

رنگِ خیال

عنوان	شمارہ
سہ ماہی اجتہاد۔ اجتہادی روایت کا ترجمان	جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۷ء، ص ۳۔۴
شہید کا معنی ومفہوم	جنوری۔ مارچ ۲۰۱۲ء، ص ۸۔۱۰
عام فہم ترجمہ ومختصر تفسیر قرآن	جنوری۔ مارچ ۲۰۰۸ء، ص ۴
عصرِ حاضر میں قرآنی خدمات کی ایک جھلک	اپریل۔ جون ۲۰۰۷ء، ص ۲۔۶
عقیدہ وعمل کا باہمی تلازم	اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۶ء، ص ۲
فدیہ طعام کن لوگوں پر؟	اپریل۔ ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۱۰۔۱۳
فرقہ واریت کا خاتمہ اور فرقہ ورانہ ہم آہنگی نیز دہشت گردی کا خاتمہ	اپریل۔ جون ۲۰۰۵ء، ص ۲
فرقہ واریت کے بنیادی اسباب	جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۲
قرآنی حلقوں کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے	اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۲۔۳
محترمہ بینظیر بھٹو کی شہادت	جنوری۔ مارچ ۲۰۰۸ء، ص ۵۔۶
مہنگائی بھی سود ہے	اپریل۔ جون ۲۰۰۸ء، ص ۴
ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات	اپریل۔ جون ۲۰۰۸ء، ص ۳

مقالات (بلحاظ مضامین)

الف

عنوان / مصنف	شمارہ
احکام شرعیہ کی تعداد، تعریفات اور مثالیں / علامہ غلام رسول سعیدی	اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱۴۔۳۰
اردو ترجمہ وحاشیہ 'تیسیر القرآن' / کرنل محمد اعظم	جنوری۔ مارچ ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۲۔۱۱۸
استاذ العلماء علامہ عطا محمد بندیالویؒ کے تفردات / حافظ محمد اکرام اعوان	جنوری۔ جون ۲۰۱۳ء، ص ۱۹۸۔۲۰۵
اسلام اور دہشت گردی عصر حاضر کے تناظر میں / شاکر حسین خان	اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۵ء، ۹۳۔۱۰۴
اسلام اینڈ کرنٹ اکنامک ایشوز / ریاض الرحمٰن	جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۷ء، ص ۱۲۰۔۱۲۸
اسلامی قانون کے ارتقاء میں اجتہاد کا کردار / ڈاکٹر رشید جالندھری	اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۹۔۲۳

آ

ب

پ

ت

تفسیر مظہر القرآن، تعارف و تبصرہ (اجمالی مطالعہ) / ڈاکٹر شکیل اوج　جنوری۔جون ۲۰۰۸ء، ص ۳۹۔۴۹

جنوری۔جون ۲۰۱۴ء، ص ۱۳۷۔۱۴۶

تفسیر نعیمی (جلد اوّل) کی چند تفسیری خصوصیات /

محمد شعیب عطاری　جنوری۔جون ۲۰۱۴ء، ص ۱۶۹۔۱۹۳

تفکر و تدبر کا اسلامی تصور / حافظ محمد اویس　جنوری۔مارچ ۲۰۱۲ء، ص ۷۳۔۹۱

تقویمات اور قدرتی مظاہر / مظاہر قریشی　جنوری۔مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۱۰۱۔۱۰۷

تلک الغرانیق العلیٰ کی تحقیق / علامہ غلام رسول سعیدی　جنوری۔مارچ ۲۰۰۷ء، ص ۳۵۔۴۸

ج

جاوید احمد غامدی کے تفردات / سید محمد کاشف　جنوری۔جون ۲۰۱۳ء، ص ۲۳۷۔۲۵۱

جاہلیت کی حقیقت، عہدِ جاہلی کے ادبی آثار کی روشنی میں / عارف خان ساقی

اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۷ء، ص ۴۱۔۶۵

جدید مسائل اور مقاصدِ شریعت / ڈاکٹر تاج محمد　اپریل۔جون ۲۰۰۶ء، ص ۴۸۔۶۲

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری / ڈاکٹر شاکر حسین خان　اپریل۔ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۳۴۱۔۳۵۷

جماعتِ احمدیہ کے تراجم قرآن مجید اور تعلیم قرآن پر کیے گئے کام

کا علمی و تحقیقی جائزہ / محمد عمران۔ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر　جنوری۔جون ۲۰۱۴ء، ص ۳۳۵۔۳۶۱

چ

چہارگانہ شعری ادبیت سے قرآن مجید پاک ہے / محمد اعظم سعیدی　جولائی۔ستمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱۵۔۲۳

ح

حجِ اکبر کا معنی و مفہوم / ڈاکٹر محمد شکیل اوج　جولائی۔ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۸۴۔۸۷

خ

د

ڈ

ر

ز

س

ش

ص

ع

ع

ک

ل

م

ن

و

ہ

ی

انگریزی مقالات

مقالات (بلحاظ مصنفین)

الف

ب

ت

ج

ح

خ

ر

ش

الامّی کے معنیٰ کی تحقیق اور اس کے اطلاقات	اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۷۲۔۸۳
عذاب الٰہی اور فطری حوادث کے مابین فرق و امتیاز	جنوری۔مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۳۔۲۳
تصوف۔ تلاش احسن کی ہمہ گیر تحریک	اپریل۔جون ۲۰۰۶ء، ص ۶۔۲۰
علامہ سعیدی اور تبیان القرآن	اپریل۔جون ۲۰۰۶ء، ص ۱۰۲۔۱۰۵
ایڈز۔ قرآن کریم کی روشنی میں	جولائی۔ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۳۔۱۰
عورتوں کے مسائل اور ان کا حل	جولائی۔ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۔۲۳
تعدد ازدواج کے قرآنی دلائل	جولائی۔ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۳۳۔۴۱
حج اکبر کا معنیٰ ومفہوم	جولائی۔ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۸۴۔۸۷
ہدایت وضلالت میں انتخاب کی آزادی	جولائی۔ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۳۔۱۱۹
حلالۂ مروجہ اور قرآنی حلالہ کے درمیان فرق	جنوری۔مارچ ۲۰۰۸ء، ص ۷۔۱۱
تفسیر مظہر القرآن، تعارف وتبصرہ (اجمالی مطالعہ)	جنوری۔مارچ ۲۰۰۸ء، ص ۳۹۔۴۹
مسئلہ نسخ اور شاہ ولی اللہ دہلوی (آیتِ وصیت ووراثت کے مابین ایک تطبیقی جائزہ)	اپریل۔جون ۲۰۰۸ء، ص ۵۔۱۴
زوج اور سوت۔ دو متقابل اصطلاحیں	اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۸ء، ص ۱۱۔۱۸
قرآن وسنت کی عظمت واتباع نہج البلاغہ کی روشنی میں	اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۸ء، ص ۷۲۔۷۷
عورتوں کا کھلے چہروں کے ساتھ بیرونِ خانہ زندگی میں کردار	جنوری۔مارچ ۲۰۰۷ء، ص ۳۔۱۹
کیا مسیار میرج جائز ہے؟	جنوری۔مارچ ۲۰۰۷ء، ص ۳۲۔۳۴
مغفرت ذنب کا معنیٰ ومفہوم	اپریل۔جون ۲۰۰۷ء، ص ۷۔۱۷
خلع اور فسخ نکاح میں عدالت کا کردار	جولائی۔ستمبر ۲۰۰۷ء، ص ۵۔۱۳
حقیقتِ ربا اور اس کی اطلاقی نوعیت	جولائی۔ستمبر ۲۰۰۷ء، ص ۳۶۔۴۳
محصنینِ اہلِ کتاب سے مسلم عورتوں کا نکاح	اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۷ء، ص ۵۔۱۴
منہاجِ تحقیق (نوآموز تحقیق کاروں کے لیے)	اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۷ء، ص ۸۷۔۱۰۴
اسلام میں سماجی طبقات (سورۂ زخرف کی آیت ۳۲ کی روشنی میں)	اکتوبر۔دسمبر ۲۰۱۱ء، ص ۵۔۱۳

ص

ط

ع

عامر علی، سید /

یہود کا مذہبی ادب قرآن کی نظر میں   جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۰۱۔۱۱۲

عبدالباقی / مولانا عبیداللہ سندھی   اپریل۔ ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۱۱۸۔۱۳۸

عبدالرحمٰن خان / داعی قرآن: ڈاکٹر اسرار احمد   اپریل۔ ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۵۰۶۔۵۳۱

عبدالرحمٰن صدیقی، محمد /

لفظ خدا مجوسی نہیں مسلم ہے   اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۷ء، ص ۳۴۔۴۰

ہجری کیلنڈر... شعار اسلام کا اہم جزو   اپریل۔ جون ۲۰۰۸ء، ص ۴۷۔۵۸

عبدالرشید نعمانی، مولانا /

حساب تقویم کی رو سے سنہ ہجری کے دن اور
تاریخ کا تعین   اپریل۔ جون ۲۰۰۵ء، ص ۶۳۔۸۳

عبدالشہید نعمانی، ڈاکٹر /

نام۔ جاہلی تمدن اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں   جنوری۔ مارچ ۲۰۰۵ء، ص ۳۱۔۴۱

تاریخ تدوین، اصول حدیث اور مولانا عبدالشہید نعمانی   اپریل۔ ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۳۷۷۔۳۹۲

عبدالصمد / تفردات امام اعظم ابوحنیفہ   جنوری۔ جون ۲۰۱۳ء، ص ۱۵۔۴۲

عبدالعلی اچکزئی، محمد، ڈاکٹر /

مولانا مفتی محمود کی تفسیری خدمات   اپریل۔ ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۲۴۷۔۲۶۵

مولانا اشرف علی تھانوی کی ہدایت کی روشنی میں لکھی گئی تفسیر
("احکام القرآن" ایک تجزیاتی مطالعہ)   اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۱۲ء، ص ۴۳۔۶۱

مولانا محمد طاسین کی امتیازی آراء (بیع مؤجل کے حوالے سے)

جنوری۔ جون ۲۰۱۳ء، ص ۱۸۵۔۱۹۷

عبدالکریم اثری، مولانا /

سیدنا یونس علیہ السلام کی سرگزشت   اپریل۔ جون ۲۰۰۷ء، ص ۸۸۔۱۰۷

سیدنا نوح علیہ السلام کی مختصر سرگزشت   جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۷ء، ص ۹۶۔۱۱۲

سیدنا داؤد علیہ السلام کی مختصر سرگزشت — اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۷ء، ص ۶۶۔۸۶

سیدنا لوط علیہ السلام کی مختصر سرگزشت — جنوری۔مارچ ۲۰۰۸ء، ص ۶۵۔۸۱

سیدنا شعیب علیہ السلام کی مختصر سرگزشت — اپریل۔جون ۲۰۰۸ء، ص ۷۰۔۸۰

عبدالغفار، ڈاکٹر/ مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تفسیری خدمات — جنوری۔جون ۲۰۱۴ء، ص ۵۰۔۷۴

عبدالقیوم، محمد، ڈاکٹر حافظ/ ساختیاتی لسانیات..... فہم معانی کا جدید
منہج اور ترجمۂ قرآن پر اس کے اثرات — جنوری۔جون ۲۰۱۴ء، ص ۱۴۷۔۱۶۸

عبداللہ، محمد، ڈاکٹر/ تفسیر فتح المنان المعروف بہ تفسیر حقانی میں کلامی بحث
جنوری۔جون ۲۰۱۴ء، ص ۲۳۔۳۸

عبدالمالک/ دریابادی مرحوم اور ان کی تفسیرِ ماجدی — جنوری۔جون ۲۰۱۴ء، ص ۲۱۲۔۲۳۵

عبدالمالک آغا، سید، پروفیسر ڈاکٹر/ مولانا عبیداللہ الایوبی القندھاری
کی تفسیر ایوبی حنفی کا تعارف و ناقدانہ جائزہ — جنوری۔جون ۲۰۱۴ء، ص ۳۶۳۔۳۷۱

عبدالوحید میمن/ مولانا محمد ادریس ڈاہر اور احسن البیان — جنوری۔جون ۲۰۱۴ء، ص ۳۹۳۔۴۱۱

عثمان قریشی/
مسلمانوں پر مجوسی اثرات کے کچھ شواہد — اپریل۔جون ۲۰۰۷ء، ص ۷۷۔۸۷

عرفان سلاث، محمد/ امام طحاوی کے تفردات (شرح معانی الآثار کی روشنی میں)
جنوری۔جون ۲۰۱۳ء، ص ۲۳۔۴۰

عقیل احمد، حافظ/
اسلام میں قضاء کی اہلیت وتقرری کا طریقۂ کار اور پاکستان
میں اس کے نفاذ کے رہنما اصول — جنوری۔مارچ ۲۰۱۲ء، ص ۵۱۔۷۲

مولانا گوہر رحمان۔ حیات وخدمات — اپریل۔ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۴۱۰۔۴۳۷

مسلم عیسائی تعلقات کا تحقیقی جائزہ
(خصوصاً پاکستان کے تناظر میں) — اکتوبر۔دسمبر ۲۰۱۲ء، ص ۷۷۔۹۲

غ

منیب الرحمٰن، مفتی/

خودکشی کا افسوسناک رجحان — جولائی۔ستمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۲۔۱۱۸

عید کا تاریخی پس منظر، عظمت اور فلسفہ — اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۴۲۔۴۶

ن

نازیہ پروین/صاحب ضیاء القرآن، پیر محمد کرم شاہ الازہری — جنوری۔جون ۲۰۱۴ء، ص ۳۰۱۔۳۱۳

نصیر احمد/ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور تفسیر منہاج القرآن — جنوری۔جون ۲۰۱۴ء، ص ۴۱۲۔۴۳۱

نگار سجاد ظہیر، ڈاکٹر/پروفیسر علی محسن صدیقی — اپریل۔ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۵۳۲۔۵۵۴

نوید احمد، انجینئر/حیات دنیا کے حوادث اور مومنانہ طرزِ عمل — جنوری۔مارچ ۲۰۱۲ء، ص ۲۷۔۵۰

ڈاکٹر اسرار احمد کی امتیازی آراء — جنوری۔جون ۲۰۱۳ء، ص ۲۰۶۔۲۱۳

ڈاکٹر محمد رفیع الدین، شخصیت اور علمی و فکری خدمات — اپریل۔ستمبر ۲۰۱۲ء، ص ۱۶۱۔۲۰۰

و

وحید الرحمٰن، سید، ڈاکٹر/عہد رسالت ﷺ میں ابلاغ کا عمل — جولائی۔ستمبر ۲۰۰۸ء، ص ۲۰۔۵۰

ہ

ہاشم فاضل شمسی، سید محمد/

بیمار قوم اور اس کا علاج — اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۳۱۔۴۱

انگریزی مقالات

Amna Afreen, Dr. /

Fazlur Rahman's Educational ideas *July-Sept. 2008, pg. 1-32*

Reformer's rationales and conventional views of Islam in our society *Jan.-March 2012, pg. 11-21*

Dr. Fazlur Rahman's distinctive religious ideas *Jan.-June 2013, pg. 3-45*

Ghulam Haider/

Allama Muhammad Iqbal's concept of Deen and its influence on thoughts of Dr. Israr Ahmad *July-Dec.2013, pg.28-42*

Farooq Hassan, Dr. /

The legacy of Ijtihad for legislative drafting and social democratic change in Muslim world/ *July-Dec. 2013, pg. 03-16*

Mohammad Abu Tayyub Khan, Dr. /

Poet Qazi Nazrul Islam's contribution to Muslim nationalism in South Asia *Oct.-Dec. 2011, pg. 1-23*

Early Arabic literary criticism *Jan.-March 2012, pg. 1-10*

Concept of Allama Iqbal's philosophy and influence of modern Bengali literature *April-Sept. 2012, pg. 16-48*

Sheikh Muhammad Ishtiaq, Dr. /

A review on the contribution of Mufti Taqi Usmani in the pool of Islamic sciences as an exegete in context of his tafseer Tawzih-ul-Quran *Jan.-June 2014, pg.3-17*

تفسیر المسائل والاحکام / ڈاکٹر محمد شکیل اوج

وفیات

تبصرۂ کتب (بلحاظ کتب)

احادیث القرآن (قرآنی حدیثیں)/ڈاکٹر ازہر ازہری [تبصرہ نگار: علامہ اعظم سعیدی]

اپریل۔جون ۲۰۰۷ء، ص ۱۱۷۔۱۲۰

اشاریہ معارف/محمد سہیل شفیق [تبصرہ نگار: علامہ اعظم سعیدی]

اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۷۔۱۲۲

اقسام القرآن/ابوعبداللہ رفیع الدین [تبصرہ نگار: علامہ اعظم سعیدی]

جنوری۔مارچ ۲۰۰۸ء، ص ۱۰۵۔۱۰۸

التبیان فی علوم القرآن/استاذ محمد علی صابونی۔مولانا محمد ابراہیم صابونی

[تبصرہ نگار: علامہ اعظم سعیدی] اپریل۔جون ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۲۔۱۱۷

التفسیر (شخصیات نمبر)/ڈاکٹر شکیل اوج [تبصرہ نگار: ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی]

جولائی۔دسمبر ۲۰۱۳ء، ص ۱۹۹۔۲۰۰

التفسیر (شخصیات نمبر)/ڈاکٹر شکیل اوج [تبصرہ نگار: سہ ماہی حکمتِ قرآن]

جولائی۔دسمبر ۲۰۱۳ء، ص ۲۰۰۔۲۰۱

التفسیر (شخصیات نمبر)/ڈاکٹر شکیل اوج [تبصرہ نگار: ڈاکٹر طاہر مسعود]

جولائی۔دسمبر ۲۰۱۳ء، ص ۱۹۴۔۱۹۶

التفسیر (شخصیات نمبر)/ڈاکٹر شکیل اوج [تبصرہ نگار: ڈاکٹر نوید اقبال انصاری]

جولائی۔دسمبر ۲۰۱۳ء، ص ۱۹۶۔۱۹۸

التفسیر (شخصیات نمبر)/ڈاکٹر شکیل اوج [تبصرہ نگار: روزنامہ نئی بات]

جولائی۔دسمبر ۲۰۱۳ء، ص ۱۹۸۔۱۹۹

اللہ یا خدا/ ڈاکٹر ازہر ازہری [تبصرہ نگار: علامہ اعظم سعیدی] اپریل۔جون ۲۰۰۸ء، ص ۱۰۱۔۱۰۲

ایک علمی وفکری مکالمہ/ابوعمار زاہد الراشدی [تبصرہ نگار: علامہ اعظم سعیدی]

اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۷ء، ص ۱۲۱۔۱۲۲

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ ان کا عہد، سوانح و افکار / ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری

[تبصرہ نگار: پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق] اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۱۱ء، ص ۱۰۴۔۱۰۵

شعوبیت۔ ایک مطالعہ / ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر [تبصرہ نگار: علامہ اعظم سعیدی]

اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۱۱ء، ص ۱۰۱۔۱۰۳

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (موضوعاتی مطالعہ) / ڈاکٹر محمد یونس قادری

[تبصرہ نگار: علامہ اعظم سعیدی] اپریل تا جون ۲۰۰۸ء، ص ۱۰۳۔۱۰۴

قرآن کی نظر میں عورت / ہما آغا [تبصرہ نگار: علامہ اعظم سعیدی]

جنوری۔ مارچ ۲۰۰۷ء، ص ۱۲۲

قرآن مجید کے آٹھ منتخب اردو تراجم / ڈاکٹر شکیل اوج [تبصرہ نگار: ظفر حجازی]

جولائی۔ دسمبر ۲۰۱۳ء، ص ۱۹۲۔۱۹۳

کبیر احمد جائسی اور تفردات نمبر [تبصرہ نگار: ڈاکٹر نوید اقبال انصاری]

جولائی۔ دسمبر ۲۰۱۳ء، ص ۲۰۴۔۲۰۶

کتابیات: ادیب گوہر افشاں سید نور محمد قادری / سید محمد عبداللہ قادری

[تبصرہ نگار: علامہ اعظم سعیدی] اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۶۔۱۲۸

کنزالایمان کے تعلق سے ایک تحقیقی مقالۂ پی ایچ۔ ڈی کا تنقیدی جائزہ

[تبصرہ نگار: علامہ اعظم سعیدی] جنوری۔ جون ۲۰۱۴ء، ص ۴۳۲۔۴۵۰

ماہنامہ ترجمان القرآن (حسن البناء شہید نمبر) / پروفیسر خورشید احمد

[تبصرہ نگار: علامہ اعظم سعیدی] جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۷ء، ص ۱۱۶۔۱۱۷

مجلّہ اسلامی تاریخ و ثقافت / ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر [تبصرہ نگار: علامہ اعظم سعیدی]

اپریل۔ جون ۲۰۰۸ء، ص ۱۰۵۔۱۰۸

مشرق وسطیٰ کا بحران / زیبا افتخار۔ محمد سہیل شفیق [تبصرہ نگار: علامہ اعظم سعیدی]

اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۷ء، ص ۱۲۰۔۱۲۱

مطالعاتِ قرآن / ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی [تبصرہ نگار: ڈاکٹر محمد شکیل صدیقی]

اکتوبر۔دسمبر ۲۰۱۲ء، ص۱۳۲۔۱۳۸

مفتی محمد عثمان القاسمی اور ان کا ''تذکرۃ المصنفین'' / ڈاکٹر سفیر اختر

[تبصرہ نگار: علامہ اعظم سعیدی] اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۶ء، ص۱۲۲۔۱۲۵

مکاتیب امیر ملّت / صادق علی قصوری [تبصرہ نگار: علامہ اعظم سعیدی]

جولائی۔ستمبر ۲۰۰۶ء، ص۱۲۲

نسائیات / ڈاکٹر شکیل اوج [تبصرہ نگار: ڈاکٹر محمد شکیل صدیقی] اکتوبر۔دسمبر ۲۰۱۲ء، ص۱۳۹۔۱۴۲

جنوری۔جون ۲۰۱۳ء، ص۲۷۴۔۲۷۵

نسائیات / ڈاکٹر شکیل اوج [تبصرہ نگار: علامہ اعظم سعیدی] جنوری۔جون ۲۰۱۳ء، ص۲۸۱۔۲۸۲

جولائی۔دسمبر ۲۰۱۳ء، ص۱۵۴۔۱۵۵

نسائیات / ڈاکٹر شکیل اوج [تبصرہ نگار: فاروق عادل] جنوری۔جون ۲۰۱۳ء، ص۲۷۶۔۲۷۸

نسائیات / ڈاکٹر شکیل اوج [تبصرہ نگار: خورشید ندیم] جنوری۔جون ۲۰۱۳ء، ص۲۷۸۔۲۸۱

نسائیات / ڈاکٹر شکیل اوج [تبصرہ نگار: ڈاکٹر طاہر منصوری] جولائی۔دسمبر ۲۰۱۳ء، ص۱۵۵۔۱۵۹

نسائیات / ڈاکٹر شکیل اوج [تبصرہ نگار: مفتی ارشاد حسین سعیدی]

جنوری۔جون ۲۰۱۳ء، ص۲۸۲۔۲۸۳

تبصرہ کتب (بلحاظ مصنف / مولف / مرتب)

ابراہیم فیضی، محمد، مولانا / رسول اللہ ﷺ کا حسنِ تبسم جنوری۔مارچ ۲۰۰۷ء، ص۱۱۷۔۱۱۸

ابوعمار زاہد الراشدی / ایک علمی و فکری مکالمہ اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۷ء، ص۱۲۱۔۱۲۲

ابوعمار زاہد الراشدی / حدود آرڈیننس اور تحفظ نسواں بل اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۷ء، ص۱۲۳۔۱۲۵

ازہر ازہری، ڈاکٹر / احادیث القرآن اپریل۔جون ۲۰۰۷ء، ص۱۱۷۔۱۲۰

اطہر محمد اشرف / آپ ﷺ فرمادیجیے جنوری۔مارچ ۲۰۰۷ء، ص۱۲۰۔۱۲۱

جلال الدین نوری، ڈاکٹر/ تحریکِ پاکستان میں مولانا نعیم الدین
مرادآبادی اوران کے خلفاء کا حصہ — اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۷ء، ص ۱۲۵

خورشید احمد، پروفیسر/ ماہنامہ ترجمان القرآن [حسن البناء شہید نمبر]
جولائی۔ستمبر ۲۰۰۷ء، ص ۱۱۶۔۱۱۷

زیبا افتخار۔محمد سہیل شفیق/ مشرق وسطیٰ کا بحران — اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۰۔۱۲۱

سفیر اختر، ڈاکٹر/ مفتی محمد عثمان القاسمی اوران کا ''تذکرۃ المصنفین''
اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۲۔۱۲۵

سہیل شفیق، محمد/ اشاریہ معارف — اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۷۔۱۲۲

صادق علی قصوری، محمد/ مکاتیب امیر ملّت — جولائی۔ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۲

صادق علی قصوری، محمد/ خیابانِ مجاہد ملّت — جولائی۔ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۱

عبداللہ قادری، سید محمد/ کتابیات: ادیب گوہر افشاں سید نور محمد قادری
اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۶۔۱۲۸

محمد علی صابونی، استاذ۔محمد ابراہیم صابونی/ التبیان فی علوم القرآن
اپریل۔جون ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۲۔۱۱۷

منیب الرحمٰن، مفتی/ تفہیم المسائل (حصہ اوّل) — اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۵۔۱۱۷

تفہیم المسائل (حصہ دوم) — جنوری۔مارچ ۲۰۰۷ء، ص ۱۱۸۔۱۲۰

تفہیم المسائل (حصہ سوم) — اکتوبر۔دسمبر ۲۰۰۷ء، ص ۱۱۶۔۱۱۹

تفہیم المسائل (حصہ چہارم)

نوید اقبال انصاری، ڈاکٹر/ کبیر احمد جائسی اور تفردات نمبر — جولائی۔دسمبر ۲۰۱۳ء، ص ۲۰۴۔۲۰۶

ہما آغا/ قرآن کی نظر میں عورت — جنوری۔مارچ ۲۰۰۷ء، ص ۱۲۲

یونس قادری، محمد، ڈاکٹر/ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (موضوعاتی مطالعہ)
اپریل تا جون ۲۰۰۸ء، ص ۱۰۳۔۱۰۴

تعارف کتب/ڈاکٹر شکیل اوج

عبدالعلیم صدیقی، شاہ، مولانا — اپریل۔ جون ۲۰۰۷ء، ص ۱۲۰۔۱۲۱

1. Elementary Teachings of Islam
2. How to preach Islam?
3. Islamic Prayer (Salat)
4. The Principles of Islam
5. The Pilgrimage to Mecca
6. The forgotten path of knowledge
7. A shavian and a theologian
8. Quest for the happiness
9. Cultivation of science by the Muslims
10. Women and their status in Islam

محمد علی عبدالکریم/ولایت قبلہ المعروف تحویل قبلہ — اپریل۔ جون ۲۰۰۷ء، ص ۱۲۱

انصارالدین مدنی، ڈاکٹر/ کمالِ تحقیق (جلد اوّل) — اپریل۔ جون ۲۰۰۷ء، ص ۱۲۱۔۱۲۲

التفسیر اہل علم کی نظر میں

اردو بک ریویو، نئی دہلی — جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۵

ارشد، محمد — جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۳

اسحاق، محمد، ڈاکٹر — جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۳

شگفتہ فرحت — اپریل۔ جون ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۳

صادق امین، محمد — جنوری۔ مارچ ۲۰۰۸ء، ص ۱۱۹۔۱۲۸

صبیح رحمانی، سید — جنوری۔ مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۴

طاہر مکی، محمد، مفتی — اپریل۔ جون ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۲

طفیل ہاشمی، محمد، ڈاکٹر — جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۷ء، ص ۱۱۸

عارف خان ساقی، ڈاکٹر — جنوری۔ مارچ ۲۰۰۸ء، ص ۱۱۰۔۱۱۶

عبداللہ، محمد، ڈاکٹر — اپریل۔ جون ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۹۔۱۲۰

فدا محمد خان، جسٹس — جنوری۔ مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۳

ماہنامہ الشریعہ، گوجرانوالہ — اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱۲۷

ماہنامہ معارف، اعظم گڑھ — جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱۲۷

محسن نقوی، محمد، ڈاکٹر — جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱۲۶

مسعود احمد، محمد، ڈاکٹر — اپریل۔ جون ۲۰۰۸ء، ص ۱۱۱

معین الدین عقیل، ڈاکٹر — اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۷ء، ص ۱۲۷

ناصر الدین، ڈاکٹر — جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۴

ہفت روزہ تکبیر، کراچی — اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱۲۸

ہفت روزہ تکبیر، کراچی — جنوری۔ مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۵

یٰسین نعیمی، محمد، مفتی — اپریل۔ جون ۲۰۰۷ء، ص ۱۲۳۔۱۲۴

متفرقات

نعت/ڈاکٹر شکیل اوج

آپ کی سب کو ضرورت ہے، جہاں آراء حضور
ظلمتیں ہی ظلمتیں ہیں، ہو اجالا یا حضور
لفظ یثرب میں کہاں ہے، کوئی خوبی و کمال
اس لئے کہنا پڑا تھا آپ کو 'طیبہ' حضور
لفظ ومعنی میں کوئی رشتہ مگر ایسا تو ہو!
جس کی نسبت کہہ سکیں ہم آپ کو مولیٰ، حضور
ایسے وصفوں سے تعلق، عشق کو مطلوب ہے
حُسن بڑھ کر خود پکارے آپ کو آقا، حضور
دیکھ لو یثاق، سے پہلے کی دنیا اور تھی
آپ کی ہجرت سے پہلے تھا، مدینہ کیا حضور؟
ہجرت ونصرت کی یکجائی سے امت بن گئی
ہے مواخاۃِ مدینہ آپ کا اسوہ حضور
ہم سراپا آرزو اور جستجو کوئی نہیں
ہم نے اب تک آپ کو بالکل نہیں سمجھا حضور

جنوری۔جون ۲۰۱۳ء، ص ۱۴۳

کچھ مرتب کے بارے میں

نام	:	محمد سہیل شفیق
ولدیت	:	شفیق احمد صدیقی
تاریخ پیدائش	:	۱۹/ مئی ۱۹۷۷ء (کراچی)

اسناد:

تحفیظ القرآن (دارالعلوم صابریہ فرقانیہ، کراچی)

شہادۃ العلوم الاسلامیہ (دارالعلوم نضرۃ العلوم، کراچی)

ایم۔اے۔(اسلامی تاریخ)، ایم۔اے۔(علومِ اسلامیہ)

پی ایچ۔ڈی۔(اسلامی تاریخ)۔جامعہ کراچی، کراچی

مشغولیت:

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی، کراچی

منتظمِ اعلیٰ: مرکز برائے ترتیب اشاریہ، حواشی وکتابیات، کراچی

علمی وتحقیقی وابستگی:

رکن مجلسِ ادارت: ششماہی الایام، مجلسِ تحقیق برائے اسلامی تاریخ وثقافت، کراچی

رکن قومی مجلسِ مشاورت: ششماہی التفسیر، مجلس التفسیر، کراچی

مدیرِ انتظامی: ششماہی معارف مجلۂ تحقیق، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی

معاون مدیر: کتابی سلسلہ نعت رنگ، نعت ریسرچ سینٹر، کراچی

رکن مجلسِ مشاورت: ماہنامہ ارمغانِ حمد، حمد ونعت ریسرچ سینٹر، کراچی

رکن مجلسِ مشاورت: ششماہی شاہد انٹرنیشنل، کراچی

(سابق) مدیر اخبارِ علمیہ کلیۂ معارفِ اسلامیہ، جامعہ کراچی

(سابق) نائب مدیر: ماہنامہ دی مسلم ورلڈ، موتمر عالم اسلامی، کراچی

مطبوعہ مقالات ومضامین :

ملکی وغیر ملکی رسائل وجرائد میں ۵۰ سے زائد علمی وتحقیق مقالات ومضامین

مطبوعہ کتب :

۱۔ اشاریہ ''معارف'' اعظم گڑھ	قرطاس، کراچی	۲۰۰۶ء
۲۔ مشرق وسطیٰ کا بحران	قرطاس، کراچی	۲۰۰۷ء
۳۔ اشاریہ ''نعت رنگ''	نعت ریسرچ سینٹر، کراچی	۲۰۰۹ء
۴۔ وفیاتِ معارف	قرطاس، کراچی	۲۰۱۳ء
۵۔ اشاریہ ''جہانِ حمد''	حمد ونعت ریسرچ سینٹر، کراچی	۲۰۱۳ء
۶۔ نعت نامے بنام صبیح رحمانی	نعت ریسرچ سینٹر، کراچی	۲۰۱۴ء
۷۔ اشاریہ التفسیر (پیشِ نظر)	مجلس التفسیر، کراچی	۲۰۱۵ء

زیر طبع کتب :

۱۔ جامعہ نظامیہ بغداد	قرطاس، کراچی
۷۔ معارف شبلی	قرطاس، کراچی
۸۔ اشاریہ ''ارمغانِ حمد''	حمد ونعت ریسرچ سینٹر، کراچی

اعزاز :

''نشانِ ظفر'' (۲۰۱۴ء)

منجانب: انجمن اساتذۂ جامعہ کراچی، کراچی



ڈاکٹر شکیل اوج ؒ نے اپنی علمی و فکری زندگی کا سفر تیزی سے مکمل کیا اور موجودہ عالم گیریت کے تحت سمٹتی ہوئی دنیا کے ہوش ربا مسائل کا انتہائی جرأت و بے باکی سے ادراک کیا اور پھر اپنی خداداد مجتہدانہ صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے نہ صرف ان مسائل کا تجزیہ و تحلیل کرتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کیا بلکہ اس رائے سے اختلاف کرنے کی دلائل کی بنیاد پر مکالمے کی دعوت بھی دی۔ مگر معاشرہ ان کی اس فکری و اجتہادی کاوشوں کی تاب نہ لا سکا۔ نتیجے میں انھوں نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

ڈاکٹر سہیل شفیق صاحب نے شش ماہی ''التفسیر'' کا اشاریہ مرتب کر کے ڈاکٹر شکیل اوج ؒ کی خدمات کو ایک یادگار دستاویز کے طور پر محفوظ کر دیا ہے۔ یہ ان کی خدمات کا بجا طور پر اعتراف ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق

سابق صدر شعبۂ عربی، جامعہ کراچی۔ کراچی